بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التحقیق الانیق
فی حکم الاضحیۃ علی الحجیج

المعروف بہ

حاجی پر قربانئ عید کا مسئلہ

از قلم حقیقت رقم

فقیہ العصر، علامۃ الدہر، حضرت علامہ مولانا

دامت برکاتہم العالیہ

مفتی محمد عبد المجید خان سعیدی رضوی

صدر شعبۂ تدریس وافتاء وشیخ الحدیث

ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان سٹی (پنجاب پاکستان)

0300-6709210

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال

جو شخص حج میں ہو، اس کے متعلق کچھ اہل علم حضرات یہ حکم بیان کر رہے ہیں کہ اگر اسے مکۃ المکرّمہ میں مدت اقامت مل جائے (یعنی کم از کم ۱۵ دن کی مدت جس میں نماز کے قصر کا حکم ختم ہو جاتا ہے اگرچہ اس کا وہاں مستقل طور پر مقیم ہو جانے کا ارادہ نہ بھی ہو) تو موسر (مالدار) ہونے کی صورت میں اس پر عید والی قربانی بھی واجب ہے۔

بناءً علیہ اگر انہیں اس کیلئے مشکلات ہوں تو وہ

(۱) یا تو یوں کرے کہ مدت اقامت کو برقرار نہ رہنے دے جسکا طریقہ یہ ہے کہ وہ مکۃ المکرّمہ سے دوسری جگہ پندرہ ایام کی نیت سے چلا جائے کیونکہ ۱۵ دن سے کم کی نیت سے پہلا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا پس مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ پھر حج کیلئے ایام حج کے قریب مکۃ المکرّمہ میں لوٹ آئے

(۲) یا پھر وہ اپنے ملک میں اپنی قربانی میں کسی کو وکیل بنا کر قربانی کرے۔

اگر ایسا نہ کیا تو انکے بقول وہ گنہگار رہوگا کیونکہ وہ واجب کا تارک ہوگا جس پر کچھ علماء دوٹوک فتویٰ بھی صادر فرما چکے ہیں۔

اس بارے میں کامل تحقیق سے رہنمائی درکار ہے۔

بینوا توجروا واجرکم علی اللہ

منجانب

محمد عقیل قادری، محمد رفیق چشتی، محمد حنیف قادری، محمد عرفان قادری کراچی

0311-1111828 ۔ 0300-8237490

وباللہ التوفیق والتسدید

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

حج میں ہونے والا شخص جو آفاقی ہو یا سفر قصر کی مسافت سے آیا ہو، عید والی قربانی کے وجوب کے حکم سے مطلقاً مستثنٰی ہے یعنی اس پر یہ قربانی واجب نہیں عام ازیں کہ اسے اس دوران مکۃ المکرّمہ میں مدت اقامت ملے یا نہ ملے لیکن کرلے تو منع بھی نہیں ہے بلکہ کارثواب ہے۔

علی التحقیق ہمارے ائمہ ومشائخ حنفیہ رحمہم اللہ اجمعین کا اس بارے میں یہی مذہب ہے جسکا بنیادی ماخذ ظاہر الروایۃ ہے۔

اس سلسلہ کی بعض نصوص ملاحظہ ہوں:

چنانچہ عالم ربانی، محرر مذہب نعمانی صاحب الامام الاعظم حضرت امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ۔۸۰۵ء) قدس سرہ النورانی ارقام فرماتے ہیں "اخبرنا **ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال الاضحیۃ واجبۃ علی اھل الامصار ماخلا الحاج** "یعنی ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ نے بتایا انہوں نے حضرت امام حماد بن ابی سلیمٰن سے انہوں نے حضرت امام ابراھیم نخعی سے روایت کیا۔انہوں نے فرمایا ماسوائے حج کرنے والے کے تمام بلاد کے سب مقیمین پر عید والی قربانی واجب ہے۔

اقول : اس سے یہ امر واضح ہے کہ حج میں ہونے والا شخص قربانی کے اس حکم سے مستثنٰی ہے کیونکہ اس کے لیے **ماخلا** کے لفظ ارشاد فرمائے ہیں جو الفاظِ استثناء

سے ہیں۔
ملاحظہ ہو(ظاہر الروایہ کی چوٹی کی کتاب :الاصل المعروف المبسوط (ج ۵ ص ۴۱۱۔۴۱۲)طبع دارابن حزم بیروت باب من تجب علیہ الاضحیۃ)
نیز امام موصوف کی ایک اور تصنیف لطیف کتاب الآ ثار (ص ۱۳۵)طبع ملتان(ص۳۵۳)طبع کراچی
نیزالاصل(ج ص۴۱۲)حاشیہ(۱)بحوالہ کتاب الآ ثار
نیزارشادالساری الیٰ مناسک علی القاری(ص۲۶۳)بحوالہ الاصل طبع پاکستان
نیزامام شمس الائمہ سرخسی حنفی(م ۴۹۰ھ)رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔**وفی الاصل ذکر عن ابراھیم قال ھی واجبة علی اھل الامصار ماخلا الحاج۔**
یعنی امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الاصل میں حضرت ابراھیم نخعی کے حوالہ سے مذکور ہے کہ قربانیٔ عید ماسوائے حج والے کے تمام اہل بلاد پرواجب ہے
ملاحظہ ہو(مبسوط سرخسی ،ج ۱۲ص ۱۸طبع بیروت)
نیزارشادالساری الیٰ مناسک الملاعلی القاری (ص۲۶۳)بحوالہ مبسوط سرخسی عن الاصل۔
شیخ الاسلام علامہ نووی شافعی (م ۶۷۶ھ)رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں **وقال النخعی واجبة علی الموسر الاالحاج بمنٰی** ”یعنی حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ کاقول یہ ہے کہ قربانیٔ عیدحج کے موقع پر حج میں ہونے والوں کے سوا تمام اہل ثروت پرواجب ہے۔(شرح مسلم ج ۲ص ۱۵۳طبع کراچی)
نیزملک العلماء کاسانی حنفی(م ۵۸۷ھ)رحمہ اللہ تعالیٰ نےلکھاہے**وذکر فی الاصل وقال ولاتجب الاضحیة علی الحاج** یعنی امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے الاصل میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔حج والے پرقربانیٔ عیدواجب نہیں۔
ملاحظہ ہو(بدائع الصنائع ،ج ۵،ص ۶۳،۶۹،۱۰۱ھ،طبع پاکستان)
اسی طرح ”الاصل“ کےحوالہ سے ”حاشیۃ الشرنبلالی علی الدرر“ میں بھی ہے۔

ملاحظہ ہو(ارشاد الساری الیٰ مناسک الملاعلی القاری،ص ۲۶۳)
نیز فتاویٰ سراجیہ (للامام سراج الدین الاوشی ۵۶۹ ھ، علیہ الرحمۃ)ص ۳۸۳، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت میں بھی ہے حیث قال'' **ذکر فی الاصل لاتجب الاضحیۃ علی الحاج** ''اھ
اقول : امام ربانی محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ امام اعظم کے حوالہ سے امام ابراھیم نخعی کی منقولہ بالا روایت بیان فرمانے کے بعد فرماتے ہیں۔''**وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ** ''یعنی مسئلہ ہذا میں ہمارا مذہب اور عندیہ بھی یہی ہے اور امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔
ملاحظہ ہو(کتاب الآثار للامام محمد،ص ۱۳۵، طبع ملتان،ص ۳۵۲، طبع کراچی)

مزید ارشادات حضرات فقهاء و مشائخ حنفیہ

رحمہم اللہ تعالیٰ

علامہ قہستانی حنفی (م ۹۵۰ھ) نیز رئیس المرتبین للفتاوی العالمگیریہ علامہ نظام الدین حنفی (۱۱۶۱ھ) رحمہما اللہ اور علامہ حسین بن محمد مکی حنفی شرح مختصر الطحاوی للامام الاسبیجابی کے حوالے سے لکھتے ہیں ''ولا تجب علی المسافرین ولا الحاج اذا کان محرما ''یعنی قربانیٔ عید مسافرین اور حج کرنے والوں پر واجب نہیں ہے جب کہ وہ احرام حج میں ہوں۔

ملاحظہ ہو (جامع الرموز، ج ۲، ص ۳۵۳، طبع کراچی، فتاویٰ عالمگیری، ج ۵، ص ۲۹۳، طبع پاکستان، ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی القاری، ص ۲۶۳، طبع پاکستان)

نیز علامہ حدادی حنفی (م ۸۰۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولاتجب علی الحاج والمسافر یعنی عید والی قربانی حج کرنے والے اور مسافر پر واجب نہیں۔

ملاحظہ ہو (الجوہرۃ النیرۃ شرح قدوری، ج ۲، ص ۲۴۱، طبع کراچی)

نیز علامہ علی القاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ ''خزانہ'' کے حوالہ سے لکھتے ہیں ''فلا تجب علی المسافرین ولاعلی الحاج اذا کان محرما ''یعنی قربانیٔ عید، مسافروں اور حج کرنے والوں پر واجب نہیں۔

ملاحظہ ہو (مناسک ملا علی القاری۔ ص ۲۶۳، طبع پاکستان) ان عبارات میں مسافر اور حاجی کو الگ الگ کر کے مسئلہ ہذا میں ان کا ایک ہی حکم بیان کیا گیا ہے جو مانحن فیہ کی دلیل ہے۔

نیز جندی حنفی (م ــــ ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' انہا لا تجب علی الحاج اذا کان محرما ''یعنی قربانیٔ عید، حج میں مشغولین پر واجب نہیں۔

ملاحظہ ہو (الجوہرۃ النیرۃ، ج ۲، ص ۲۴۱، نیز رد المحتار، ج ۵، ص ۲۲۲، اور ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی القاری، ص ۲۶۳ بحوالہ الجوہرہ وحاشیۃ الشرنبلالی،

نیز ارشاد الساری، ص ۲۶۳، بحوالہ السراج الوھاج شرح قدوری،
نیز علامہ حصکفی حنفی (م ــــ ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ السراج الوھاج پھر علامہ ابن عابدین شامی حنفی (۱۲۵۲ھ) رحمہ اللہ نے علامہ حصکفی کے حوالہ سے لکھا ہے (واللفظ للاول۔)
وقیل لاتلزم المحرم یعنی ایک قول یہ ہے کہ عیدوالی قربانی محرم (حج کا احرام باندھ کر حج میں مشغول ہونے والے) پر واجب نہیں۔
ملاحظہ ہو (درمختار برھامش ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۲، طبع پاکستان)
وضاحت: ۔بعض علماء نے فرمایا:۔"**لم یظھر وجہ التقیید بقولہ اذاکان محرما ،وھل یکون الحاج الاکذلک**" یعنی جب حاجی، احرام کے بغیر متصور نہیں تو **اذاکان محرما** کی قید کا فائدہ مجھ پر واضح نہیں ہوسکا۔
ملاحظہ ہو (ارشاد الساری الٰی مناسک علی القاری ص ۲۶۳ بحوالہ "حباب")
اقول: غور کرنے سے اپنے مشائخ کرام کی برکت سے اسکی دو وجہیں سامنے آئی ہیں جو یہ ہیں
(۱) یہ کہ حاجی اس کو بھی کہا جاتا ہے (۱) جس نے حج کر رکھا ہو۔(۲) نیز اسکو بھی جو حج میں ہو۔
ان الفاظ سے مقصود دوسری قسم کی تعیین ہے تاکہ کوئی حاجی کے ٹائیٹل والے سب حجاج کو اسمیں شامل نہ کرلے۔
(۲) نیز حج پہ ہونے والوں کی بھی دو قسمیں ہیں۔(۱) آفاقی یا سفر قصر کی مسافت سے آئے ہوئے اور۔(۲) اسکے برعکس یعنی مکۃ المکرّمہ کے باسی اور سفر قصر سے کم کی مسافت سے آئے ہوئے۔
ہمارے کچھ فقہاء وجوب قربانی کے حکم سے دونوں قسموں کے استثناء کے قائل ہیں جبکہ بعض صرف قسم اول کو اس سے مستثنیٰ کہتے ہیں۔
"**اذاکان محرما**" کے الفاظ ان میں سے اول الذکر حضرات کے ہیں بناء علیہ وہ

اس سے اس حکم کے اطلاقی ہونے کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں یعنی وہ یہ بتارہے ہیں کہ وجوب قربانیءعید سے مستثنیٰ ہونے کا یہ حکم بلا امتیاز سب حجاج کیلئے ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ متّصلا یہ لفظ بھی لکھے ہیں ''وان کان من اھل مکۃ''، یعنی محرم مکۃ المکرّمہ کا باشندہ بھی ہو تو بھی یہی حکم ہے کہ اس پر قربانیء عید واجب نہیں۔ وللہ الحمد

نوٹ :۔ مکی اور کالمکی حاجی پر قربانیءعید کے ہونے نہ ہونے کی تحقیق عنقریب آرہی ہے۔

مقیم عارضی حاجی پر قربانیٔ عید کے واجب نہ ہونے کی وجہ:

مکۃ المکرّمہ میں اقامت ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے حج میں ہونے والے لوگوں (حجاج) کی تین قسمیں ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) مسافر جو آفاق یا سفر قصر سے حج پہ آئے ہوں جنہیں مدت اقامت میسر نہ ہو۔

(۲) مقیم عارضی جو آفاق یا سفر قصر سے محض حج کی غرض سے آئے ہوں اور انہیں مکۃ المکرّمہ میں ایام قربانی میں حسب دستور کم از کم پندرہ دن کی مدت اقامت میسر ہو لیکن وہاں مستقل طور پر رہنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔

(۳) مقیم مستقل یعنی مستقل رہائشی جیسے وطنی اور مستوطن یا کاروباری غرض وغیرہ سے وطنی کی طرح رہنے والے۔

ان میں سے قسم اول پر بلا چون و چرا اور قسم دوم پر علی التحقیق بالاتفاق قربانیٔ عید واجب نہیں جبکہ قسم سوم اس حوالہ سے مختلف فیہ ہے۔ یعنی ان کے بارے میں ہمارے کچھ فقہاء قربانیٔ عید کے وجوب کے اور بعض فقہاء اسکے عدم وجوب کے قائل ہیں۔

قسم اول کے (**یعنی مسافر**) **حجاج** پر قربانیٔ عید کے واجب نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ ان میں مقیم ہونے بالفاظ دیگر مسافر نہ ہونے کا امر مفقود ہے جو وجوب قربانی کے بنیادی شرائط سے ہے اور مسلمہ اصول ہے **اذا فات الشرط فات المشروط** یعنی شرط کے بغیر مشروط کا وجود متصور نہیں ہوتا اور یہ ایسا امر ہے جو ہمارے ائمہ و مشائخ کے نزدیک متفق علیہ ہے جس میں انکا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کچھ حوالہ جات ملاحظہ ہوں

چنانچہ امام ابو اللیث سمر قندی حنفی (۳۷۳ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں **"الاضحیة واجبة علی کل مسلم مقیم موسر"** یعنی عید والی قربانی ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مقیم اور مالدار ہو

ملاحظہ ہو(فتاوی النوازل ص ۲۲۷ طبع کوئٹہ)

نیز امام موصوف لکھتے ہیں ''شروط وجوب الاضحیۃ ثلثۃ (الی)والاقامۃ'' یعنی مقیم ہونا قربانی کے وجوب کے شرائط سے ہے

ملاحظہ ہو(خزانۃ الفقہ ص ۲۶۴)

نیز امام مجتہد قاضی خاں اوز جندی حنفی (م ۲۹۵ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' واجبۃ فی ظاھر الروایۃ علی الرجل والمرأۃ الموسر المقیم فی الامصار دون المسافر'' یعنی قربانی ءعیداس مرد وعورت پرواجب ہے جو مالدار اور مقیم ہواور یہ مسئلہ ظاہر الروایۃ کا ہے۔

ملاحظہ ہو(فتاوی قاضی خاں برھامش عالمگیری ج ۳ص ۳۴۴ طبع کوئٹہ)

نیز امام علامہ علاؤالدین سمرقندی حنفی (م ۵۳۹/۴۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں'' واجمعو انھا لا تجب علی المسافرین ''یعنی ہمارے تمام فقہاء کا اس پراجماع ہے کہ قربانی عید مسافروں پرواجب نہیں۔

ملاحظہ ہو(تحفۃ الفقہاء ص ۴۲۴ طبع بیروت)

نیز امام ابوبکر الجصاص الرازی الحنفی (م ۳۷۰ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''ان الفقھاء متفقون علی انھا غیر واجبۃ علی المسافرین'' یعنی سب فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ قربانی ءعید مسافرین پرواجب نہیں۔

ملاحظہ ہو(شرح مختصر الطحاوی ج ۷ص ۳۱۷ طبع کوئٹہ)

نیز امام الفقہاء والمحد ثین ابوجعفر طحاوی حنفی (م ۳۲۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''ولاتجب علی المسافرین ''یعنی قربانی ءعید مسافرین پرضروری نہیں۔

ملاحظہ ہو(مختصر الطحاوی مع شرح الجصاص ج ۷ص ۳۰۵ طبع کوئٹہ)

اسی طرح یہ مسئلہ بالفاظ مختلفہ کتب ذیل میں بھی ہے۔

کنز الدقائق مع البحر ج ۸ص ۳۱۷ طبع کوئٹہ، بدائع الصنائع ج ۵ص ۶۳ طبع کوئٹہ، فتاوی عالمگیری ج ۵ص ۲۹۲ طبع کوئٹہ

فتاوی بزازیہ برھامش عالمگیری ج ٦ ص ۲۸٦،خلاصۃ الفتاوی ج ۴ ص ۳۰۹،
زیلعی شرح کنز ج ٦ ص ۴۷۴/ ۴۷۵، تکملۃ البحر للطوری ج ۸ ص ۱۷۳،المحیط
البرھانی ج ۸ص ۴۵۷/ ۴۵۸،الفقہ الحنفی المیسر للزحیلی ج۱ص ۳۹۱،تحفۃ الفقہاء
ص ۵۳۹/ ۵۴۰،طبع بیروت ،قدوری ص ۱۹۷،طبع ملتان ،بدایہ متن ھدایہ ج ۴ص
۴۴۳ بحوالہ قدوری ،مبسوط السرخسی طبع ج ۱۲ص ۱۸،طبع بیروت ،المختار ج ۵ص ۱۸
طبع بیروت ،الاختیار لتعلیل المختار ج ۵ص ۱۹طبع مذکور،مجمع البحرین وملتقی النیرین ص
۱۴۷طبع بیروت الجوہرۃ النیرۃ ج ۲ ص ۲۴۱،المیدانی برھامش الجوہرۃ ج ۲ ص
۲۴۱،شرح النقایہ للقاری ج ۳ص ۴۷طبع بیروت ج ۲ص ۲٦۸طبع کراچی ،النتف
فی الفتاوی ص ۱۵۴طبع بیروت ،فتاوی ولوالجیہ ج ۳ ص ۸۲،تنویر الابصار ج ۵ ص
۲۲۰طبع کوئٹہ،ہدایہ مع فتح القدیر ج ۸ص ۴۳۰طبع بیروت،ہدایہ مع البنایہ ج ۱۱ص ۲۳
طبع مکۃ المکرّمہ،عینی شرح کنز ج ۲ص ۲۰۴،ہدایہ ج ۴ ص ۴۴۵،الایضاح لابن
کمال پاشاج ۲ ص ۳۹۰،فتاوی قاضی خاں برھامش عالمگیر ج ۳ ص ۳۴٦،
بہارشریعت ج ۱۵ص ۱۱۰وغیرھا،

قسم دوم کے (یعنی مکة المکرمه میں عارضی مقیم) حجاج پر قربانیٔ عید کے واجب نہ ہونے بالفاظ دیگر اس حکم سے انکے مستثنیٰ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس مسئلہ میں کالمسافر (مسافر کے حکم میں یا حکماً مسافر) ہیں۔

جسکو سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ مسافر پر اسکے عدم وجوب کی علت اور وجہ کیا ہے یعنی یہ قربانی اس پر کیوں واجب نہیں؟

فاقول وباللہ التّوفیق۔ خود فقہاء کے حسب تصریحات اسکی علت، حرج ومشقت ہے یعنی سفری مشکلات اسکی وجہ ہیں۔

کچھ تفصیل اسکی یہ ہے کہ مسافر پر اگر حالت سفر میں قربانیٔ عید لازم ہو تو قربانی کی شرائط پر پورے اترنے والے جانور کی تلاش وغیرہ میں مشغولیت کے باعث مقاصد سفر کی تکمیل میں حرج ہوگی اور وہ مشقت میں پڑ جائے گا اس لیے شریعت مطہرہ نے اس سے قربانی کو ساقط فرمادیا جبکہ قربانی کا جانور گھر سے ساتھ لے جانا بھی سخت مشقت کا باعث ہے۔ سفر ہی چھوڑ دے تو اس پر موقوف مقاصد ہی فوت ہوجائیں۔

ملاحظہ ہو،اس سلسلہ کی کچھ نصوص فقہاء مسافر پر قربانی نہ ہونے کی وجہ: چنانچہ امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب مبسوط میں فرماتے ہیں "**وانما لاتجب علی المسافر لمعنی المشقة فان الاداء یختص باسباب یشق علی المسافر استصحاب ذالک فی السفر ویفوت بمضیّ الوقت فلدفع المشقة لاتلزمه کالجمعة بخلاف سائرا لعبادات المالیة**"، یعنی مسافر پر قربانی کے واجب نہ ہونے کا سبب، مشقت ہے کیونکہ اس کی ادائیگی ایسے امور سے مختص ہے جن کا سفر میں میسر آنا مسافر پر شاق ہے نیز وقت کے گزر جانے سے اس کی ادائیگی ہاتھ سے نکل جاتی ہے بناءً علیہ دفع مشقت

کیلئے وہ اس پر لازم نہیں جیسے نماز جمعہ لیکن عبادات مالیہ اس سے ہٹ کر ہیں
نیز اسی میں (ص ۱۸ اپر) ہے "و انما لم تجب علی المسافرین لما یلحقهم من المشقة فی تحصیلها و ذلک غیر موجود فی حق اهل القریٰ" یعنی قربانی مسافرین پر اس لیے واجب نہیں ہے کہ اس کے حاصل کرنے میں انہیں مشقت کا سامنا کرنا ہوتا ہے جبکہ بستیوں کے باسیوں کو اس کا سامنا نہیں ہوتا پس ان پر قربانی ایسے ہی ضروری ہے جیسے شہریوں پر۔
الاختیار لتعلیل المختار (ج ۵ ص ۱۹) میں ہے" وانما لم تجب علی المسافر لانها اختصت باسباب شق علی المسافر تحصیلها وتفوت بمضیّ الوقت فلم تجب کالجمعة" (ترجمہ مانند عبارت مبسوط)
الجوہرۃ النیرۃ (ج ۲ ص ۲۴۱) میں ہے۔ شرط الاقامة " لانها لو وجبت علی المسافر تشاغل بها عن سفره ولا نه قد سقط عنه ما هو آکدمن ذلک کالجمعة وبعض الفرض حتی لا یتشاغل عن سفره" یعنی مقیم ہونے کی شرط اس لیے ہے کہ اگر قربانی مسافر پر ضروری ہوتو وہ اسے سفر سے مانع ہوگی نیز اس لئے کہ مسافر سے کچھ ایسی چیزیں بھی ساقط ہو جاتی ہیں جو قربانی سے کس قدر زیادہ ضروری ہیں جیسے نماز جمعہ اور چار رکعتی فرض نماز کا دو رکعت ہو جانا جو اس وجہ سے ہے کہ اسے اس کے سفر میں رکاوٹ نہ آئے۔
عنایہ (ج ۸ مع فتح القدیر ص ۴۲۵) میں ہے۔"لان المسافر تلحقه المشقة فی ادائها " یعنی وجوب قربانی کے لئے اقامت کی شرط اس لئے ہے کہ مسافر کو اس کی ادائیگی میں مشقت لاحق ہوتی ہے۔
ہدایہ (مع الفتح ج ۸ ص ۴۲۷، مع البنایہ ج ۱۱ ص ۹) میں ہے "غیر ان الاداء یختص باسباب یشق علی المسافر استحضا رها ویفوت بمضیّ الوقت فلا تجب علیه بمنزلة الجمعة " (ترجمہ حسب گزشتہ)
البنایہ شرح ہدایہ (ج ۱۱ ص ۴) میں ہے "و شرط الاقامة لان المسافر یلحقه

المشقة فی ادا ئها "(ترجمہ مثل عبارت عنایہ)

زیلعی شرح کنز(ج۶ص۴۷۴) میں ہے"وانما لا تجب علی المسافر لان اداء ها یختص باسباب تشق علی المسافر بمضیّ الوقت فلا تجب علیه لدفع الحرج عنه"(ترجمہ مثل بالا)

بدائع الصنائع (ج۵ص۶۳) میں ہے "ومنها الاقامة فلا تجب علی المسافر لانها لا تتا دی بکل مال ولا فی کل زمان بل بحیوان مخصوص فی وقت مخصوص والمسافر لا یظفربه فی کل مکان فی وقت الاضحیة فلو اوجبنا علیه لا حتا ج الی حمله مع نفسه و فیه من الحرج مالا یخفی اوا حتا ج الی ترک السفر و فیه ضرر فدعت الضرورة الی امتناع الوجوب "یعنی قربانیٔ عید کے واجب ہونے کی ایک شرط مقیم ہونا ہے لہٰذا مسافر پر واجب نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ قربانی ہر قسم کے مال سے اور تمام اوقات میں ادا نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے مخصوص جانور اور مخصوص وقت ہے جو ہر جگہ میں اور قربانی کے وقت میں مسافر کی دسترس میں نہیں پس اگر ہم اسے اس پر واجب قرار دیں تو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ رکھنا پڑے گا جس میں حرج ہے۔

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین محمود عینی حنفی (م ــــ ھ) رحمتہ اللہ علیہ نے ما نحن فیہ کی ایک مثال یہ دی ہے کہ " کما سقط عنه الوضوء وجاز له التیمم عند الزیاده علی ثمن المثل "

مسافر نے فرض نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا ہو جبکہ اس کے پاس پانی نہ ہو البتہ پانی قیمتاً میسر ہو لیکن مثلی قیمت سے زائد میں ملتا ہو تو اس صورت میں اس سے وضو ساقط اور اس کے لئے تیمّم جائز ہو جائے گا"فهذااولی با لسقوط لانه اقوی حرجا من زیاده ثمن الماء "

لہٰذا قربانیٔ عید اس کے لیے بطریق اولی ساقط شمار ہو گی کیونکہ اسمیں مثلی قیمت سے

زائدوالی مذکورہ صورت سے ''حرج'' کہیں زیادہ ہے۔
اگر بالفرض سفر میں اسے قربانی کی شرائط والا جانور مل بھی جائے تو وقت قربانی کے آنے تک اسکی دیکھ بھال کرنے میں سخت دشواری ہے " **فسقطت عنه دفعا للحرج** "پس دفع حرج کے لیےاس پر قربانی ہی معاف ہے۔
ملاحظہ ہو(بنایہ شرح ھدایہ ج ۱۱ ص ۹ طبع مکۃ المکرّمہ)
اسی طرح دیگر متعدد کتب فقہ میں بھی ہے

اقول: ان نصوص فقہیہ سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مسافر سے قربانی ءعید کے ساقط ہونے کی علت ،حرج و مشقت ہے جس کے باعث قربانی ایک طرف ، بہت سے ایسے امور بھی مسافر سے ساقط ہو جاتے ہیں جو قربانی کی بہ نسبت کئی گنا زیادہ ضروری اور مؤکّد ہیں جیسے بعض صورتوں میں وضو نیز نماز جمعہ وعیدین اور چار رکعت فرض نمازوں کی آخری دو رکعتوں کا معاف ہو جانا وغیرہ۔
تو قربانی اسے بطریق اولی معاف ہے **لشدة الحرج و زيادة المشقة**۔

اقول: یہ عبارات اس مسافر کے متعلق ہیں جو سفر حج کے علاوہ کسی دوسرے سفر پہ ہو پس جب عام مسافر کو قربانی ءعید حرج و مشقت کی بناء پر معاف ہے تو مسافر حج کو کئی بار بطریق اولی معاف ہے کیونکہ مسافر حج کو پیش آمدہ حرج و مشقت عام مسافر کی حرج و مشقت سے کئی گنا بڑھ کر (اشد وازید صورت پر) ہے جسکا صحیح اندازہ اسی کو ہے جسکو اس سفر سعادت کا موقع ملا ہے۔
جبکہ مسافر حج اور مقیم عارضی حاجی کو لاحق ہونے والی حرجیں اور مشقتیں برابر سطح کی ہیں لہٰذا قربانی عید مقیم عارضی حاجی سے بھی بالکل اسی طرح ساقط ہے جسطرح مسافر حاجی سے ساقط ہے اور مقیم عارضی حاجی کی اقامت کے چند دن ان حرجات و مشقات کے کم یا دور کرنے کا کام دینے میں قطعاً کچھ مفید نہیں۔
اسکی ایک عمدہ مثال نماز عید الاضحیٰ بھی ہے جو اقامت کی شرط کے پائے جانے کے باوجود مستقل مقیم اور وطنی حاجی کو بھی معاف ہے جسکی وجہ وہی حرج و مشقت ہی ہے

لاغیر

اس سے بھی پیش نظر مسئلہ میں ہمارے مذکورہ عندیہ کی تائید ہوتی ہے

اب پڑھیئے اسکی کچھ فقہی جزئیات اور علماء احناف کی تصریحات

مقیم عارضی حاجی سے قربانی عید کے ساقط ہونے کی خصوصی جزئیات

علامہ فہامہ علی القاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الخزانہ کی عبارت "**فلا تجب علی المسافرین ولا علی الحاج اذا کان محرما**" (قربانی عید نہ ہوتو مسافروں پر واجب ہے اور نہ ہی حج میں ہونے والوں پر۔اس) کے تحت ارقام فرماتے ہیں **ولعل وجهه انه یجب علی الحاج دم قران او متعة ویستحب دم افراد "سقط عنهم دم الاضحیة تخفیفا علیهم کماسقط عنهم صلاة العید اجماعا"**

یعنی حج میں ہونے والوں پر عید والی قربانی کے واجب نہ ہونے کی وجہ شاید یہ ہے کہ چونکہ ان پر حج کی قربانی ہے جو قران اور تمتع کی صورت میں واجب اور افراد کی صورت میں مستحب ہے اس لئے قربانیٔ عید ان سے تخفیفاً (ان کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے) ساقط ہے جسکی مثال نماز عید ہے کہ وہ بھی حج میں ہونے والوں کو تخفیفاً معاف ہے جس پر اجماع ہے۔

ملاحظہ ہو (مناسک ملا علی القاری ص ۲۶۳ طبع کوئٹہ)

تنبیہ نبیہ: علامہ علی القاری علیہ الرحمۃ کی اس عبارت میں "لعلّ" کے الفاظ کا تعلق مسئلہ کی توجیہ سے ہے نفس مسئلہ سے نہیں لہٰذا اسے اگر عدم جزم کہا جائے تو وہ مسئلہ کی توجیہ ہی سے متعلق ہے اور مطلب یہ ہے کہ سرسری نظر سے اس کی جو وجہ ذہن میں آئی ہے ممکن ہے یہ ہو یعنی اس کی اور وجوہ بھی ہوسکتی ہیں پھر جب انہوں نے اپنی اس توجیہ کی بھی دلیل (نماز عید کی مثال دے کر) پیش فرمادی ہے تو ان کی بیان کردہ یہ توجیہ بھی غیر جزمی نہ رہی "**فاحفظه فانه سینفعک**

اقول:۔ اسکی دوسری وجہ جسکی طرف علامہ نے اشارہ دیا ہے وہی ہے جو ہم ابھی دلائل سے بیان کر آئے ہیں (یعنی حرج و مشقت) جسکی تائید خود انکی ایک اورعبارت سے بھی ہوتی ہے جو ذیل میں آ رہی ہے۔

ثم اقول:اس سے قلم، علامہ کی فراست اورفہم ومطالعہ کی وسعت کوداددیئے بغیر نہیں رہ سکتا جبکہ لَعَلّ کے ضمن میں تواضع وانکساری کا جذبہ بھی کارفرما ہےفرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کاملۃ

نیز علامہ ممدوح مزید فرماتے ہیں" **قال السنجاری فی منسکه ولا تجب الاضحية على المسافر والحاج لان فيه الحاق المشقة بالمشقة و تجب على اهل مكة بعدالمشقة فيهم**" یعنی علامہ سنجاری نے حج کے موضوع پرتحریرکردہ اپنی کتاب (منسک السنجاری) میں فرمایا کہ قربانیءعید مسافراور حج میں ہونے والے پرواجب نہیں کیونکہ یہ مشقت پر مشقت ڈالنے کے مترادف ہے لیکن اہل مکہ پر وہ واجب ہے کیونکہ انہیں اسمیں کچھ مشقت نہیں ہے۔ملاحظہ ہو(ص ۲۶۳ طبع مذکور)

خلاصہ یہ کہ مقیم عارضی حاجی پرقربانیءعید واجب نہیں کیونکہ وہ اس مسئلہ میں حکماً مسافر(کالمسافر) ہے کہ حرج ومشقت کے امر میں وہ برابر کی سطح کے شریک ہیں۔ بالفاظ دیگرحرج ومشقت انمیں قدرمشترک ہے۔

اب پڑھیئے اسکاایک اورمؤیّد

مقیم عارضی حاجی پر قربانیء عید عدم وجوب ایک اور طرح سے

مزیدغورکیجئے

عام حالات (یعنی وطن میں ہونے کی صورت) میں بھی قربانیءعید کے وجوب کاحکم تمام ائمہ اھل سنت وجماعت کے نزدیک درکنارخودائمہ احناف کے ہاں بھی متفق علیہ نہیں ہے۔

چنانچہ اکثر علماء احناف کی تصریحات کے مطابق حضور امام اعظم کے سب سے بڑے علمی جانشین حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اسکے سنّت مؤکدہ ہونے کے قائل ہیں جبکہ بعض کے حسب بیان محرز مذہب نعمانی حضرت امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ بھی اسمیں انکے ساتھ ہیں اگرچہ حسب اصول مفتی بہ وجوب ہی ہے کہ **ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام مع وجوہ اخر ، کماحققه شیخنا الامام احمد رضا خان علیه الرحمة والرصوان فی تصنیفه اللطیف اجلی الاعلام مع ماله وماعلیه و بمالامزید علیه۔**

چنانچہ شیخ الاسلام امام برہان الدین مرغینانی حنفی (م ۵۹۳ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں **اماالوجوب فقول ابی حنیفة ومحمد وز فرواحدی الروایتین عن ابی یوسف رحمهم الله وعنه انها سنة ذکره فی الجوامع و هو قول الشافعی وذکر الطحاوی انها علی قول ابی حنیفة واجبة وعلی قول ابی یوسف ومحمد سنة مؤکده و هکذا" ذکر بعض المشائخ** یعنی ہمارے بعض مشائخ کے حسب بیان اسکی تفصیل یہ ہے کہ قربانیٔ عید کا وجوب امام اعظم ابو حنیفہ، امام محمد، امام زفراور ایک روایت پر امام ابو یوسف کا قول ہے رحمہم اللہ

امام ابو یوسف سے دوسری روایت یہ ہے کہ قربانیٔ عید سنت ہے جسکا ذکر آپ نے اپنی کتاب ''الجوامع'' میں فرمایا ہے، امام شافعی کا قول بھی یہی ہے۔

جبکہ امام طحاوی کے حسب بیان امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ قربانیٔ عید واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف اور امام زفر اور امام محمد دونوں کا قول یہ ہے کہ وہ سنّت مؤکدہ ہے۔

ملاحظہ ہو (ہدایہ اخیرین ج ۴ ص ۴۴۳ طبع ملتان ، نیز ج ۸ ص ۴۲۵ مع فتح القدیر وغیرہ طبع بیروت، ج ۱۱ ص ۵، مع البنایہ طبع مکۃ المکرّمہ)

اسی طرح دیگر متعدد کتب فقہ وغیرہ میں بھی ہے جسکی مکمل باحوالہ تفصیل فقیر کے

رسالہ ''**قربانی عید کی شرعی حیثیت عند الاحناف**'' میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

اقول: جب عام حالات میں بھی قربانیء عید کا وجوب مختلف فیہ ہے جو موجبِ تخفیف ہے تو حج جیسے شاق عمل کی ادائیگی کی حالت شاقہ میں اسکی شدت کیونکر ہو سکتی ہے اور وہ بھی حج کے سفری پر؟

قسم دوم (مکۃ المکرمہ کے مستقل مقیم، مستوطن اور وطنی) حجاج پر قربانیء عید کے حکم میں ہمارے فقہاء کا اختلاف ہے، بعض اسکے عدم وجوب کے جبکہ بعض دیگر حسبِ شرائط اسکے وجوب کے قائل ہیں۔

بقدر ضرورت فریقین کے کچھ حوالہ جات حسبِ ذیل ہیں:

قائلین عدم وجوب قربانی کے کچھ حوالہ جات:۔

آغاز جواب میں ''مزید ارشادات حضرات فقہاء و مشائخ حنفیہ'' کے زیرِ عنوان پیش کی گئی عبارات عنوان ہذا کا بھی ثبوت ہیں۔

حوالہ جات کی تفصیل وہیں پہ ملاحظہ کی جائے، یہاں ان کے خلاصہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ قہستانی (۹۵۰ھ) نیز رئیس مرتبین فتاوی عالمگیری علامہ نظام الدین (م ۱۱۶۱ھ) رحمہما اللہ اور علامہ حسین بن محمد مکی شرح مختصر الطحاوی للامام الاسبیجابی کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ "**ولا تجب علی المسافرین ولا علی الحاج اذا کان محرما وان کان من اهل مکة**" یعنی قربانیء عید نہ تو مسافرین پر واجب ہے اور نہ ہی حج والوں پر ضروری ہے اگر چہ مکۃ المکرّمہ کا مستقل رہائشی ہو۔

نیز علامہ حدادی نیز علامہ شامی نیز علامہ حسین مکی نے بحوالہ حدادی والسراج الوهاج وشرنبلالی امام جُندی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''**انها لاتجب علی الحاج اذا کان محرما وان کان من اهل مکة**'' یعنی قربانیء عید حج والے پر نہیں

ہے اگر چہ مکہ کا باسی بھی ہو

نیز علامہ علی القاری رحمتہ اللہ علیہ الخزانہ کے حوالے سے لکھتے ہیں

"فلا تجب على المسافرين ولا على الحاج اذا كان محرما وان كان من اهل مكة" (ترجمہ وہی جو امام اسبیجابی کے منقولہ بالا قول کا ہے)

علامہ حدادی فرماتے ہیں "ولا تجب على الحاج والمسافر" یعنی قربانیء عید" حج میں ہونے والے پر (مطلقاً) اور مسافر پر واجب نہیں۔

نیز علامہ حصکفی نے السراج الوھاج کے حوالے سے پھر علامہ شامی نے علامہ حصکفی کے حوالے سے لکھا ہے (واللفظ للاول) "وقيل لا تلزم المحرم" یعنی ایک قول یہ ہے کہ عید والی قربانی حج کا احرام باندھ کر حج میں مشغول ہونے والے کسی فرد پر لازم نہیں ہے

علامہ شامی نے اس کے تحت بحوالہ جوہرہ عن الجندی لکھا ہے۔ "وان كان من اهل مكة" یعنی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قربانیء عید اس محرم پر بھی نہیں ہے جو مکی ہو۔

نیز علامہ سنجاری کا قول ہے "وتجب على اهل مكة لعدم المشقة فيهم" یعنی قربانیء عید مکہ والوں پر واجب ہے کیونکہ انہیں اس میں مشقت نہیں

علامہ علی القاری اس کے تحت فرماتے ہیں۔ "ولعله اراد باهل مكة من لم يحج منهم الخ" یعنی یہاں اہل مکہ سے مراد شاید وہ ہیں جو حج میں نہ ہوں (مناسک علی القاری ص ۲۶۳)

اقول: اس کا مفہوم یہ ہے کہ حج والے پر قربانی عید نہیں ہے اگر چہ مکۃ المکرّمہ کا مستقل رہائشی ہو۔

قائلین وجوب قربانی کے حوالہ جات:۔

ملک العلماء کاسانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:”فاما اہل مکة فتجب علیهم الاضحیة وان حجوا“یعنی اہل مکہ پر قربانیٔ عیدواجب ہے اگرچہ حج میں ہوں۔
ملاحظہ ہو(بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۳ طبع کوئٹہ نیز ارشاد الساری الی مناسک ملا علی القاری ص ۲۶۳ بحوالہ شرنبلالی عن البدائع)

علامہ حدادی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔”فاما اہل مکة فانها تجب علیهم وان حجوا“
ملاحظہ ہو(الجوہرة النیرة ج ۲ ص ۲۴۱ نیز مناسک ملاعلی القاری ص ۲۶۳)
(ترجمہ حسب بالا)

علامہ اتقانی رحمۃ اللہ علیہ نے غایۃ البیان شرح ہدایہ میں شرح مختصر الکرخی للامام القدوری کے حوالے سے لکھا ہے”فاما اہل مکة فتجب علیهم وان حجوا“
(ترجمہ حسب بالا)
ملاحظہ ہو(ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری ص ۲۶۳) (ترجمہ حسب بالا)

علامہ علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حدادی عن الکرخی لکھا ہے۔
”واما اہل مکة فتجب علیهم وان حجوا“(مناسک علی القاری ص ۲۶۳)
(ترجمہ حسب بالا)

مبسوط السرخسی میں فرمایا۔”فاما اہل مکة فعلیهم الاضحیه وان حجوا“
ملاحظہ ہو(ج ۱۲ ص ۱۸)(ترجمہ حسب بالا)
نیز ملاحظہ ہو(جامع الرموز قہستانی ج ۲ ص ۳۵۳،ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری ص ۳۶۳ بحوالہ مبسوط السرخی)

علامہ شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام فی بغیۃ دررالاحکام (ج ۱ ص ۲۶۵) میں نیز ملا مسکین شرح الکنز (ص ۲۷۷)
میں لکھتے ہیں۔”فاما اہل مکة فتجب علیهم الاضحیة وان حجوا“
(ترجمہ حسب بالا)

نیز ارشاد الساری ص ۲۶۳ بحوالہ حاشیۃ الشرنبلالی۔
علامہ حصکفی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔" **فاما اهل مكة فتلزمهم وان حجوا** "
ملاحظہ ہو(درمختار ج ۵ ص ۲۲۲ برھامش ردالمحتار) (ترجمہ حسب بالا)
امام علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔" **اقتصر عليه فى البدائع و ذلك لانهم مقيمون** " یعنی بدائع الصنائع میں ملک العلماء نے انہی الفاظ پر اکتفا کیا ہے **لا تلزم المحرم** والاقول نہیں لیا کیونکہ اہل مکہ پر قربانی کے واجب ہونے کی وجہ انکا مقیم ہونا ہے۔ ملاحظہ ہو(ردالمحتار ج ۵ ص ۲۲۲)
نیز علامہ سراج الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔" **اما اهل مكة فتجب عليهم اذا كانوا اغنياء وان حجوا** " یعنی اہل مکہ پر قربانیٔ عید واجب ہے جبکہ وہ مالدار ہوں اگرچہ حج میں ہوں۔
نیز امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان قربانیٔ حج کے بیان میں ارقام فرماتے ہیں" اب قربانی میں مشغول ہو، یہ وہ قربانی نہیں جو عید میں ہوتی ہے کہ وہ مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے"
نیز فرماتے ہیں" یہ قربانی، عید کی قربانی سے جدا ہے وہ مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حاجی ہو"
ملاحظہ ہو(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۷۵۲، ۸۲۰ طبع رضا فاؤنڈیشن)
نیز خلیفۂ وتلمیذ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ درمختار اور ردالمحتار کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔" حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے کہ مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی"
ملاحظہ ہو(بہار شریعت ج ۱۵ ص ۱۱۰ طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور)

خلاصہ یہ کہ مقیم مستقل پر قربانیءعید کے واجب ہونے نہ ہونے کے متعلق دو مختلف آراء میں یعنی وجوب وعدم وجوب اور دونوں طرف اجلّہ فقہاء ہیں۔

مقیم مستقل کے متعلق اختلافِ مذکورہ کی وجہ

رہی اس اختلاف کی وجہ؟

تو مسئلہ ھذا کا اصل اور بنیادی نقطہ/قربانی کے حوالے سے حاجی کے حق میں ’’حرج و مشقت‘‘ کا ہونا نہ ہونا ہے پس جنہوں نے مقیم مستقل اور مستوطن حاجی کو کالمسافر قرار دیا جبکہ مسافر سے قربانی کی تخفیف کی وجہ حرج ومشقت ہے توانہوں نے مستوطن کو بھی قربانی عید کے تخفیف حرج واجب کے حکم سے مستثنٰی قرار دیا۔

اور جنہوں نے اسے کالمسافر نہیں گردانا یعنی اس کے لیے حرج ومشقت کے نہ ہونے کو معتبر مانا تو انہوں نے اس پر اسکے موسر (اور مالدار) ہونے کی صورت میں قربانیءعید کے واجب ہونے کا قول فرمایا۔

لہٰذا اس صورتِ خاصّہ میں احوط قربانی کر لینا ہی ہے اسکی ایک دلیل علامہ سنجاری علیہ الرحمۃ کا یہ قول بھی ہے۔

”ولا تجب الاضحية على المسافر والحاج لان فيه الحاق المشقة بالمشقة تجب على اهل مكة لعدم المشقة فيهم “ یعنی قربانیءعید مسافر اور حج میں ہونے والے پر واجب نہیں کیونکہ یہ مشقت پر مشقت ڈالنے کے مترادف ہے لیکن اہل مکہ پر وہ واجب ہے کیونکہ ان کے لئے اسمیں کچھ مشقّت نہیں ہے۔

حوالہ مع مزید مقیم عارضی حاجی پر قربانی کے حکم کی بحث میں گزر چکا ہے۔ **فليلا حظ ذلک هناک**

فائدہ عائدہ (مقیم سے متعلق بعض عبارات کے صحیح محمل کا بیان)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جن ائمہ ومشائخ اور علماء شان نے یہ لکھا ہے کہ مقیم حاجی پر موسر (یعنی مالدار) ہونے کی صورت میں قربانیءعید واجب ہے۔ یا یوں لکھا ہے کہ

مسافر حاجی پر قربانی عید لازم ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ مقیم پر ہر حال واجب ہے۔ جیسے فتاوی رضویہ شریف (ج ۱۰ ص ۵۲ ۷ اور ص ۸۲۰ طبع رضاء فاؤنڈیشن) کی یہ عبارتیں:

"وہ مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگر چہ حج میں ہو"

نیز یہ قربانی عید کی قربانی سے جدا ہے وہ مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگر چہ حاجی ہو"

یا جیسے درمختار (ج ۵ ص ۲۲۲) کی یہ عبارت "**فلا تجب علی حاجّ مسافر**" یعنی مسافر حاجی پر قربانیء عید واجب نہیں۔

تو ان عبارات میں مقیم حاجی سے مراد محض وہ حاجی ہیں جو مکۃ المکرّمہ کے متعلق رہائشی اور وطنی ہوں جسمیں وہ بھی شامل ہیں جو کالمکی ہو یعنی مثلاً سفر قصر کی مسافت نہ رکھتے ہوں۔ مقیم عارضی حاجی ہرگز مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ حکماً مسافر ہیں۔

دلیل یہ ہے کہ (۱) قربانیء عید کے وجوب وعدم وجوب کا اختلاف مقیم مستقل حاجی ہی کے بارے میں ہے جیسا کہ قائلین وجوب وعدم وجوب" کے عنوانات کے تحت پیش کی گئی عبارات سے ظاہر ہے۔

(۲) اس سلسلہ کی تفصیلی عبارات میں "**حاجّ مسافر**" کے الفاظ مکۃ المکرّمہ کے مستقل رہائشی کے مقابل واقع ہوئے ہیں جس سے مقیم عارضی حاجی کا "**حاجّ مسافر**" میں شامل ہونا متعین ہو جاتا ہے

بناءً علیہ ایسی تمام عبارات جن میں مسئلہ ہذا میں "**حاج مسافر**" کو "**حاج مکی**" کی مقابل رکھا گیا ہے وہ سب مقیم عارضی حاجی پر قربانیء عید کے نہ ہونے کی خصوصی جزئیات ہیں جب کہ مقیم عارضی حاجی کے مقیم مستقل حاجی کے حکم میں ہونے کا کوئی خصوصی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ اس سلسلہ کی ایک عبارت ملاحظہ ہو

امام قدوری (ــــــہ) رحمتہ اللہ علیہ کہ فقہ میں جن کی فقاہت وثقاہت سب کے نزدیک مسلم ہے جس کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی کتاب **المختصر للقدوری** فقہ حنفی کے متون معتمدہ میں شامل ہے، آپ **شرح مختصر**

الکرخی میں الاصل کی زیر بحث روایت کو اس کے مفہوم کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قال فی الاصل ولا تجب الاضحیة علی الحاج المسافر فاما اھل مکة فتجب علیھم وان حجوا"

یعنی امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب الاصل میں مذکور امام اعظم کے ارشاد کا خلاصہء مفہوم یہ ہے کہ مسافر حاجی پر قربانیءعید واجب نہیں۔

رہے اہل مکہ؟ تو ان پر واجب ہے اگر چہ وہ حج میں ہوں۔

اسی طرح دیگر متعدد کتب فقہ میں دوسرے کئی فقہاء سے بھی لکھا ہے جن کے حوالہ جات "قائلینِ وجوب" کے زیر عنوان پیش کیے جا چکے ہیں۔انہیں ادھر ہی ملاحظہ کر لیا جائے۔اعادہ کی حاجت نہیں۔

پس جب حرج ومشقت علت کی بناء پر مقیم عارضی حاجی" کالمسافر (مسئلہ ہذا میں) مسافر کے حکم میں ہے یعنی اس پر قربانیءعید شرعاً واجب ہی نہیں تو اسے اقامت کے توڑنے کے لیے کم از کم 15 ایام کے لیے مکۃ المکرّمہ سے کسی اور جگہ چلے جانے نیز اس کے بھی مشکل ہونے کی صورت میں اپنے ملک میں کسی کو وکیل بنا کر قربانی کرنے کا پابند بنانے کا حکم کسی طرح درست نہیں بلکہ جس حرج ومشقت سے شریعت مطہرہ نے اسے بچایا تھا، اسی میں اسے الجھانا ہے جو مشقت بر مشقت ہے۔فقط

والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبه سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وتبعہٖ اجمعین

کتبہ الفقیر عبدالمجید سعیدی رضوی بقلمہٖ
صدر شعبہء تدریس وافتاء وشیخ الحدیث
ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان سٹی (پنجاب پاکستان)
(۲۸، ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق یکم اگست ۲۰۱۹ء بروز پنجشنبہ)

نوٹ

مسئلہ ہذا کے متعلق عبارت مبسوط کے
مباحث کیلئے پڑھیئے
''القول الفصل فیمافی عبارۃ الاصل''
المعروف بہ
''شرح عبارت مبسوط''